مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام... مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(سولہویں قسط)

﴿ مکتوب:......۲۶ ﴾

جناب صاحبِ فضیلت، اوصافِ جمیلہ سے متصف، محققِ راسخ، سید محمد یوسف بنوری حفظه الله ورعاه

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کا والا نامہ موصول ہوا، میں علامہ مفتی مہدی حسن - اللہ تعالیٰ اُنہیں خیر وعافیت کے ساتھ بقائے طویل عطا فرمائے - کی آمد سے حاصل ہونے والی مانوسیت میں آپ کا شریک ہوں اور راہِ علم اور خدمتِ دین میں (آپ دونوں کے درمیان) باہمی تعاون اور اشتراکِ عمل پر مجھے رشک آتا ہے، آپ سے ہمیشہ بابرکت دعاؤں کی توقع رکھتا ہوں۔

ہمارے گھر کے مالک نے اپنا گھر کسی اور شخص کو فروخت کردیا ہے، اور نفع (میں اضافے) کے شوق میں اسے منہدم کرکے نئے سرے سے تعمیر کا ارادہ رکھتا ہے، اس بنا پر اس نے مکان خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور ہم اب تک مناسب گھر کرائے پر نہیں لے سکے۔ یہ معاملہ مکانات کے سخت بحران کے ان لحات میں بہت تکلیف دہ ہے، اللہ سبحانہ ہمارے لیے اس مہم کو آسان فرمائے۔ آپ کے خط کے جواب میں تاخیر کا سبب یہی امید تھی کہ شاید (مکان کی تبدیلی کی صورت میں خط وکتابت کا) نیا پتہ ذکر کرسکوں، لیکن تاحال ایسا نہ ہوسکا، اس لیے مزید تاخیر مناسب نہ سمجھی۔

(شاہ ولی اللہ) دہلوی (رحمہ اللہ) کے متعلق کچھ کہنا خود میرے نفس پر شاق تھا، لیکن (حنفی) مذہب کو کمزور ظاہر کرنے کے لیے مخالفین ان کی تحریروں سے فائدہ اُٹھاتے دکھائی دیتے ہیں، اس لیے ان کے نقطہائے نظر کے حوالے سے بعض حقائق کو واشگاف کرنا پڑا۔ باقی (شاہ اسماعیل رحمہ اللہ کی

تالیف) عبقات [(۱)] کا عرصہ پہلے میں نے مطالعہ کیا ہے، کیوں کہ ''دار الکتب المصریۃ'' میں (اس کا نسخہ) موجود ہے، میں ''فتح الملھم'' کے واسطے [(۲)] سے اس (کے مباحث) سے آگاہ نہیں ہوا، گزرے زمانے میں لوگ کہتے تھے: حکم اور حدیث کے معاملے میں تساہل صحیح نہیں۔ [(۳)] زیادہ سے زیادہ یہی ممکن تھا کہ جب تک کچھ کہنا ضروری نہ ہو تو خاموشی اختیار کر لی جاتی۔

مسئلہ تجلیات ان (شاہ صاحب) کی کتابوں میں بتکرار بیان ہوا ہے، میری رائے ہے کہ ایسے ذوقی علوم جن (کے کماحقہا بیان) سے تعبیرات تنگ دامنی کا شکار ہو جاتی ہیں، انہیں اصحابِ علم کے لیے چھوڑ دیا جائے اور اہلِ علم کے معیارات کے مطابق علومِ نقلیہ وعقلیہ پر اکتفا کر لیا جائے۔ جو شخص بھی اپنی وسعت سے باہر مسائل ومباحث میں عقل کھپائے گا تو تیمی اور دہلوی تناقضات میں مبتلا ہو کر رہے گا، اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ مصطفیٰ (ﷺ) کے طفیل ہماری رہنمائی فرمائے (آمین)۔

فقہ اسلامی کی تاریخ کے موضوع پر حَجْوِی [(۴)] کی ''الفکر السامی'' چار حصوں میں بہت نادر ہے، اس کتاب کے مؤلف، وَفَیات اور تراجم رجال کے حوالے سے کثرتِ اغلاط کے باوجود بہت سے پہلوؤں پر (اہلِ) مغرب سے مناقشہ کرتے ہیں، انہوں نے رومی قانون کی تقسیم کے طرز پر فقہ کو بچپن، جوانی، ادھیڑ پن اور بڑھاپے کے ادوار میں تقسیم کیا ہے، لیکن دورِ نبوت کو فقہ کا زمانۂ طفولت شمار کیا ہے، جبکہ (صحیح معنوں میں) اپنے کہے کا فہم رکھنے والا ایسی بات نہیں کہہ سکتا۔ بہرکیف پھر بھی اس کتاب سے آگاہی فائدے سے خالی نہیں، البتہ جدیدیات اور تیمی شطحیات سے تأثر نے ان کی بعض خوبیوں پر پردہ ڈال دیا ہے۔ [(۵)]

اور ابوزہرہ [(۶)] عصری حقوق کے طلبا کو ائمہ اعلام کے موروثی ذخیرے کے اہتمام کی جانب متوجہ کرنے کی بنا پر مجھے بھلے لگتے ہیں، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے تمام اقوال پسندیدہ ہیں، [(۷)] اور ہمارے درمیان غائبانہ تعارف ہے۔ [(۸)]

مجھے ''تاریخ البخاری'' کے جزءِ دوم (دونوں قسموں) اور ابن فُوْرَک کی ''مشکل الحدیث'' کی ضرورت ہے۔ آپ کی مطلوبہ کتب بھی ان شاء اللہ! جلد ہی بھیجوں گا۔ ''عبقات'' اگر آپ کو بازار میں دست یاب نہ ہو تو اپنا ذاتی نسخہ - جیسے آپ نے پہلے کہا تھا - بھیجنے کا کوئی باعث نہیں۔ مولانا میاں کی جانب سے اپنی رائے کا کوئی جواب نہیں ملا، شاید وہ آپ سے براہِ راست خط وکتابت کریں گے۔

امید ہے کہ آپ کے علمی عزائم تیز تر ہوں گے، خواہ مشکلات جیسی بھی پیش آئیں اور آرزوؤں کے پورا ہونے میں جتنی بھی تاخیر ہو؛ اس لیے کہ توفیق اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہوتی

ہے۔ عزیز احباب کو میرا سلام پہنچے، معزز و محترم بھائی! میں آپ سب کی دعاؤں کا متمنی ہوں۔

مخلص

محمد زاہد کوثری

۱۴/ جمادی الثانیہ، سن ۱۳۶۸ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۶۳

پس نوشت: ''المحدث الفاصل'' کی عبارت کے حوالے سے آپ نے کیا عمدہ توجیہ پیش کی ہے! لیکن میں نے (مکتبہ) ظاہریہ میں موجود جس نسخے سے یہ عبارت نقل کی ہے، اس پر حافظ عبدالغنی مقدسی (رحمۃ اللہ علیہ) کا خط بھی ہے، لہٰذا ''ما لأمة'' کو اس مفہوم پر محمول کیا جا سکتا ہے کہ وہ انفرادی (روایات) کو قبول نہیں کرتے تھے، بلکہ ان روایات کو قبول کرتے تھے جنہیں ایک جماعت نے روایت کیا ہو۔ (۹)

حواشی

۱:- علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''حسن التقاضی'' میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ پر نقد کے ضمن میں ''عبقات'' پر بھی تنقید کی ہے۔ محدثین وحنفیہ اور تصوف کے درمیان تطبیق کی کوششیں کرنے والوں کے ہاں اس کتاب کی بہت اہمیت ہے، مجلسِ علمی کراچی نے سن ۱۳۸۱ھ میں یہ کتاب دوبارہ چھپوائی تھی، اور اس ایڈیشن پر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے مقدمہ بھی لکھا اور کتاب کی تعریف کی، یہ مقدمہ مقدماتِ بنوریہ (ص: ۲۱۲-۲۱۹) میں درج ہے۔

۲:- مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح الملہم'' (ج:۲، ص:۲۰۶) میں شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ''عبقات'' سے تجلی کی بحث ذکر کی ہے، اور لگ بھگ سات صفحات پر مشتمل طویل اقتباس نقل کیا ہے۔

۳:- یہ قول مشہور ہے اور علمائے سلف کی ایک جماعت سے منقول ہے، امام عقیلی نے امام عبدالرحمٰن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ ان الفاظ میں نقل کیا ہے: ''خصلتان لا يستقيم فيهما حسن الظن: الحكم والحديث'' (الضعفاء للعقيلي، ج:۱، ص:۹) یعنی ''دو چیزوں میں حسنِ ظن درست نہیں: حکم اور حدیث۔''

۴:- محمد بن حسن بن عربی حَجوی ثعالبی زینبی فاسی مالکی: نامور عالم، فقیہ اور مفسر تھے۔ اس آخری عہد میں مغرب کے نمایاں رجالِ کار میں شمار ہوتے تھے اور علومِ دینیہ کی تجدید کے قائل تھے۔ سن ۱۲۸۱ھ میں ولادت ہوئی اور سن ۱۳۷۶ھ میں انتقال ہوا۔ دیکھیے: ''الأعلام'' زرکلی (ج:۶، ص:۹۶) اور ''تراجم ستة من فقهاء العالم الإسلامي'' شیخ عبدالفتاح ابوغدہؒ (ص: ۱۳۷ تا ۲۱۵)۔

۵:- شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''تراجم ستة من فقهاء العالم الإسلامي'' میں اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ دیکھیے: (ص: ۱۸۷-۱۸۸)۔

۶:- محمد بن احمد بن مصطفیٰ ابوزہرہ: کبار فقہاء میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی بہت سی مفید تالیفات ہیں۔ سن

۱۳۱۶ھ میں پیدائش ہوئی اور سن ۱۳۹۴ھ میں وفات پائی۔

علامہ کوثریؒ ان کے متعلق رقم طراز ہیں: ''جناب استاذِ باکمال ولائق، سید محمد ابوزہرہ، استاذِ شریعہ کلیہ حقوق قاہرہ۔'' (حسن التقاضی، ص:۶۹)

مزید حالات کے لیے ملاحظہ کیجیے: ''أبو زهرة'' ابوبکر عبدالرزاق، ''الأعلام'' زرکلی (ج:۶، ص:۲۵-۲۶) اور ''من أعلام الدعوة'' عبداللہ عقیل (ج:۲، ص:۱۷۷-۱۸۷)۔

۷:- بظاہر حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کے اپنی کتاب ''حسن التقاضی'' میں شیخ ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنے پر ان سے استفسار کیا ہوگا، اور اس خط میں موصوف اس کا جواب دے رہے ہیں۔ علامہ کوثریؒ نے اسی مقام پر ائمہ اربعہؒ کے حالات اور علمی کارناموں پر شیخ کے سلسلۂ کتاب کو بھی بلند الفاظ میں سراہا ہے۔

۸:- شیخ ابوزہرہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے متعلق علامہ کوثریؒ کی تحریر پڑھ کر از خود ان سے ملاقات کی اور یوں باہم تعارف ہوا۔ بعد ازاں شیخ نے علامہ موصوف کے متعلق مشہورِ زمانہ مقالہ تحریر کیا تھا، جو ''مقالات الکوثری'' کی ابتدا میں چھپا ہوا ہے۔

۹:- علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے ''حسن التقاضی'' (ص:۱۱) میں قاضی رامہرمزی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''المحدث الفاصل'' کے حوالے سے نقل کیا ہے: ''(رامہرمزی نے) عفان سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم کوفہ میں چار ماہ مقیم رہے، چاہتے تو اس دوران ایک لاکھ احادیث لکھ سکتے تھے، لیکن ہم نے صرف پچاس ہزار کی مقدار احادیث ہی لکھیں، (آگے زیرِ بحث عبارت کچھ یوں ہے: ''وما رضينا من أحد إلا ما لأمة إلا شريكا، فإنهٗ أبى علينا'' یعنی) اور ہم کسی (کی روایات میں) سے انہی (روایات) پر راضی ہوئے جو امت کی تھیں، سوائے شریک کے کہ انہوں نے ہم پر نکیر کی، اور ہم کوفہ میں کسی کو لحن (ضبط واتقان میں غلطی) اور (روایتِ احادیث میں) تساہل برتنے والا نہیں پایا۔'' علامہ کوثریؒ نے یہی عبارت ''نصب الراية'' کے مقدمہ ''فقه أهل العراق وحديثهم'' (ص:۵۱) میں بھی نقل کی ہے، حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو اس عبارت کے ایک لفظ ''ما لأمة'' پر اشکال ہوا، چنانچہ حضرت ''نصب الراية'' کے مقدمہ کے حاشیہ میں اس لفظ کی توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مراد یہ ہے کہ کسی شخص یا اس کی روایات کو قبول کرنے کے حوالے سے ہم اسی پر راضی ہوتے تھے جسے اُمت نے تلقی بالقبول بخشا ہو، اس مشکل شرط کو دیکھیے اور پھر (روایات کی) اس کثرت پر غور کیجیے، یہ نکتہ اہم ہے، اسے سمجھ لیجیے۔'' ''حسن التقاضی'' میں علامہ کوثریؒ نے دوبارہ یہی عبارت بطورِ استشہاد پیش کی تو حضرت بنوریؒ نے اس موقع کو مناسب جان کر اس کلمے کی دوسری قراءت ذکر کی، پیشِ نظر مکتوب میں علامہ موصوف نے حضرت کو اس کا مذکورہ جواب دیا ہے، ''المحدث الفاصل'' کے مطبوعہ نسخے (ص:۵۵۹) میں یہ عبارت یوں درج ہے: ''وما رضينا من أحد إلا بالإملاء إلا شريكا''۔ ڈاکٹر سعود سرحان نے مطبوعہ نسخے کی اس عبارت کو علامہ کوثریؒ کی ذکر کردہ عبارت سے صحیح قرار دیا ہے، لیکن ہماری رائے میں کتاب کے اصل مخطوطات کی مراجعت کیے بنا کسی پہلو کو ترجیح نہیں دی جاسکتی۔

(جاری ہے)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....